

آخر درست کیا ہے؟

# کیا وبائیں گناسوب کی وجہ سے آتی ہیں؟

(قسط 01)



آخر درست کیا ہے؟



## کیا وبائیں گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں؟

(قسط: 01)

مفتی محمد قاسم عطارى\* (رحمہ اللہ)

مختلف قسم کی وبائیں، ہلاکتیں، حادثات، طوفان، زلزلے، تباہیاں آنے پر دو طرح کے رویے سامنے آتے ہیں۔ اہل علم اور دین داروں کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ مصیبتیں خدا کے حکم سے بہت سی حکمتوں کے پیش نظر آتی ہیں، ایک حکمت مصیبتوں میں لوگوں کا امتحان مقصود ہوتا ہے کہ صبر کرتے ہیں یا بے صبری؟ ایک حکمت نیک بندوں کے کردار و عمل کو سامنے لانا ہوتا ہے تاکہ عام لوگ ان کے حسن عمل کی پیروی کریں۔ ایک حکمت نیک بندوں کے مراتب و درجات کی بلندی ہوتی ہے۔ ایک حکمت گناہگاروں کو تنبیہ اور نصیحت ہوتی ہے کہ وہ گناہوں سے باز آجائیں اور زندگی کی مہلت سے فائدہ اٹھائیں۔ ایک حکمت گناہوں کی سزا ہے اور ان گناہوں میں سب سے بڑھ کر بے حیائی، بدکاری اور بے شرمی ہے۔ یہ چند ایک حکمتوں کا بیان ہے جس پر مزید بھی بہت سے اسباب کا اضافہ

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

کیا جا سکتا ہے۔ دوسری طرف لبرل، آزاد خیال، دین بیزار، مغربی فلسفے کے اسیر اور خود کو عقلِ کل سمجھنے والے لوگ ہوتے ہیں جو اپنے قلموں کو تیر بنا کر اہل ایمان کے دلوں کو چھانی کرنے اور مسلمانوں کے دین و ایمان کا شکار کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ طرح طرح سے ان باتوں کا مذاق اڑانے، عذابِ الہی پر مزاحیہ جملے کہنے اور بے مقصد و بے ربط دلائل دینے کے لئے کمر کس لیتے ہیں۔ ان میں کچھ افراد عذابِ الہی کے متعلق غیر مسلم مغربی فلسفیوں کے وہمی باطل دلائل ان کا حوالہ دیئے بغیر ایسے انداز میں پیش کرتے ہیں جیسے یہ خود ان رسطوؤں، افلاطونوں کے دماغ کی اختراع ہے حالانکہ وہ سب چوری کی دلیلیں ہوتی ہیں اور یہ بیچارے تو روزی روٹی کی خاطر لکھ رہے ہوتے ہیں۔ بعض تو اس حد تک گر جاتے ہیں کہ دنیا بھر میں سود پھیلانے والے کسی مرکزی ملک کی سیر کر کے واپس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ مولوی کہتے ہیں کہ سود خدا سے جنگ ہے، سود سے تباہی ہوتی ہے لیکن ہم تو فلاں مرکزی سودی ملک دیکھ کر آئے ہیں، ہمیں تو کوئی خدائی جنگ نظر نہیں آئی بلکہ وہ تو ہم سے ہزاروں گنا خوش حال ہیں۔ ایسے لوگ سیدھا سیدھا قرآن کا رد کرنے کی جرأت تو نہیں رکھتے اس لئے مولوی کا لفظ بطور حیلہ استعمال کرتے ہیں، حالانکہ سود کو خدا سے جنگ کسی مولوی نے قرار نہیں دیا بلکہ قرآن کی آیت میں لکھا ہے۔ بہر حال مسلمان کی حیثیت سے ہم مسلمانوں کی تسلی کے لئے مسلمانوں کے قرآن اور احادیث سے دلائل پیش کرتے ہیں کہ مصیبتوں کے اسباب کیا ہوتے ہیں اور کیا گناہوں کی سزا بھی ان میں شامل ہے یا نہیں؟

آئیے جواب لیجئے: **مصیبتوں سے امتحان مقصود ہوتا ہے**

چنانچہ اس کے متعلق قرآن میں ہے: ﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالشَّمَاتِ ۗ وَبَشِيرِ الصَّابِرِينَ ۗ﴾ ﴿الذِّكْرِ﴾ اِذَا آصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ

وَأَنَا إِلَيْكُمْ رَاجِعُونَ ﴿٥٠﴾ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ﴿٥١﴾ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿٥٢﴾ اور ہم ضرور تمہیں کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو، وہ لوگ کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں: ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے درود ہیں اور رحمت اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔<sup>(1)</sup>

**مصیبتوں سے کھوٹے اور کھرے کا فرق مقصود ہوتا ہے**  
چنانچہ قرآن میں ہے: ﴿أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَكُونُوا الْغَنَّةَ وَلَكِنَّا يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمُ الصَّادِقِينَ ﴿٥٣﴾﴾ کیا تم اس گمان میں ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے تمہارے مجاہدوں کا امتحان نہیں لیا اور نہ (ہی) صبر والوں کی آزمائش کی ہے۔<sup>(2)</sup> اور سورہ عنکبوت میں فرمایا: ﴿أَحْسِبُ النَّاسَ أَنْ يُؤْتُوا أَمْثَلَهُمْ وَلَا يَفْتُنُّوهُمْ ﴿٥٤﴾﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ﴿٥٥﴾ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ﴿٥٦﴾﴾ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ انہیں صرف اتنی بات پر چھوڑ دیا جائے گا کہ وہ کہتے ہیں: ہم ایمان لائے اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا؟ اور بیشک ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو آزمایا تو ضرور ضرور اللہ انہیں دیکھے گا جو سچے ہیں اور ضرور ضرور جھوٹوں کو (بھی) دیکھے گا۔<sup>(3)</sup>

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جتنی آزمائش کڑی ہوگی اجر بھی اتنا ہی عظیم ہوگا، اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ان کی آزمائش فرماتا ہے چنانچہ جو اللہ تعالیٰ کی آزمائش پر راضی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی آزمائش پر ناراضی کا اظہار کرے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ناراضی ہوتی ہے۔<sup>(4)</sup>

**مصیبتوں سے مقصود مقررین بارگاہ الہی کا امتحان، درجات کی بلندی اور لوگوں کے لئے اسوۂ حسنہ قائم کرنا ہوتا ہے چنانچہ**  
حضرت نوح علیہ السلام کی سینکڑوں سال کی تبلیغ کے بعد بھی اکثر قوم کا ایمان نہ لانا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آگ میں

ماہنامہ

فِيضَانِ مَدِينَةِ

26

26

ڈالا جانا، فرزند کو قربان کرنا، حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری میں مبتلا کیا جانا، ان کی اولاد اور اموال کا ختم ہو جانا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مصر سے مدین جانا، مصر سے ہجرت کرنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ستایا جانا اور انبیاء کرام علیہم السلام کا شہید کیا جانا یہ سب آزمائشوں کی مثالیں ہیں اور ان مقدس ہستیوں کا صبر ان کے لئے بلندی درجات اور مسلمانوں کے لئے ایک نمونے کی حیثیت رکھتا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے: ﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي آلِ إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ ﴿٥٧﴾﴾ بیشک ابراہیم اور اس کے ساتھیوں میں تمہارے لیے بہترین پیروی تھی۔<sup>(5)</sup> اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی ایسا درجہ مختص ہو جسے پانے کے لئے انسان کے اعمال نا کافی ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کو جسم، مال یا اولاد کی مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔<sup>(6)</sup> اور رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے تکالیف میں مبتلا کرتا ہے۔<sup>(7)</sup> صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بزرگان دین کا مختلف وباؤں میں انتقال کرنا بھی اسی قسم میں داخل ہے۔ (بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

(1) پ2، البقرة: 155 تا 157 (2) پ4، آل عمران: 142 (3) پ20، العنكبوت: 2، 3 (4) ترمذی، حدیث: 2396 (5) پ28، الممتحن: 4 (6) ابو داؤد، حدیث: 3090 (7) بخاری، حدیث: 5645

### تلفظ درست کیجئے

Correct Your Pronunciation

صحیح تلفظ	غلط تلفظ
إِعْرَاب	أَعْرَاب
إِخْلَاص	أَخْلَاص
أَخْبَار	إِخْبَار
إِفْتِتَاح	أِفْتِتَاح / أِفْتِتَاح
إِقَامَت	أِقَامَت

(اردو لغت، جلد 1)